مسلم پرسنل لاء

اور حضرت مفکر ملت کی یاد

از جناب محمد اظہر صدیقی ماندوعرب پریس فیچرس۔

اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے کہ اس بل کی منظوری سے فرقہ پرستوں، تنگ نظر سیاسی طالع آزماؤں اور مسلمانوں سے قلبی بیر رکھنے والوں نیز ہندوستان کی جمہوری قدروں، سیکولرزم کی عظمتوں اور ان اعلیٰ اقدار و روایات کے دشمنوں کو زبردست، ذلت ناک اور عبرتناک شکست ہوئی ہے۔ جو ہمارے ملک کی شان کو ساری دنیا میں سربلند کرنے حامل ہیں۔

ہم پورے خلوص کے ساتھ وزیر اعظم راجیو گاندھی، ان کے رفیق کار شری اشوک سین (وزیر قانون حکومت ہند) اور ان تمام حضرات کی خدمت میں ہدیۂ تشکر و تبریک پیش کرتے ہیں جن کے منصفانہ اور عدل پرور ذہن و فکر اس بل کی منظوری میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح ہندوستانی مسلمان، نوجوان سماجی و دینی کارکن اور مسلم جماعتوں کے ذمہ دار بھی قابل مبارکباد ہیں جن کے دل کی دھڑکنیں ایک طرف ان کو اپنے اتحاد کا بھرپور جگہ بہ ہوش مظاہرہ کرنے اور دوسری طرف بارگاہ رب قدیر و کارساز میں دست دعا بلند کرنے پہ مجبور کیے ہوئے تھیں اور جن کے طرز عمل نے یہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ وہ اپنے اعمال کے اعتبار سے چاہے دین و مذہب کی تعلیمات کے پورا پورا نمونہ معلوم نہ ہوتے ہوں مگر ان کے دل و دماغ، روح اور فکر و شعور اور جذبات اسلامی پوری طرح زندہ و تابندہ ہیں اور دین و شریعت کی حفاظت کے لئے وہ ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔

ہم مسلمانوں کو یہ بات بھی ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ ایک مخصوص طبقہ نے ملک میں

فضا پیدا کر دی تھی جس میں حکومت ہند کے [illegible]
سامنے رکھ کر کوئی حل تلاش کرانا اور کوئی قابل قبول فیصلہ کرنا ہی نہیں کا کھیل یا [illegible]
گیا تھا۔ بلکہ یہ ایک طرح سے ایک خوفناک بلا خیز طوفان تلاطم خیز موجوں کا سینہ چیر کر اس
کشتی کو ساحل تک پہونچانا تھا جس سے ملک کا وقار بھی وابستہ تھا اور مسلمانوں کے مذہبی
جذبات کی ترجمانی کا امکانات ہی جس میں سرخ آ گئی حقیقت یہ ہے کہ اس ایک واقعہ نے
بہت سی مہلک و مایوس کن غلط فہمیوں کے تانے بانے بکھیر کے رکھ دیئے ہیں۔ اور ملک
کی جمہوری و سیکولر قدروں کا چہرہ نکھر گیا ہے۔

ایک مسلمان کی حیثیت سے ہم کو یہ بات بھی پوری طرح یاد رکھنی چاہئے کہ اس
کامیابی میں دوسری باتوں کے علاوہ یہ حقیقت بھی شامل ہے کہ مسلم رہنماؤں بالخصوص مفکر
ملت حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ العالی (صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ)
نے جہاں ایک طرف سادی کوششوں ظاہری دوڑ دھوپ، بھاگ دوڑ میں کوئی کسر نہیں
چھوڑی اور ملک میں ایک کونے سے دوسرے کونے تک مسلمانوں میں بیداری کی ایک ایسی لہر
دوڑا دی جس کی مثال گذشتہ تیس سال میں ملنی مشکل ہے وہیں یہ حقیقت ہے
اور شاید بہت کم لوگ اس سے واقف ہوں گے کہ حضرت علی میاں مدظلہ نے
اس سلسلہ میں دعاؤں کا بھی ایک خاص اہتمام فرمایا تھا اس کے خصوصی بندوں اور اولیاء اللہ
کا بھی حصہ ہوتا ہے سفر و حضر میں ذکر و شغل کے حلقوں اور دعاؤں کی مجلسوں کے انعقاد
میں کسی قسم کی ادنیٰ سی کوتاہی نہ آنے دینا اور خود اپنے طور پر ایک بزرگ ہر نیک جذبے
اور مخلص فرد ملت سے دعاؤں کی خاص درخواست کرنا ایک مبارک و مسعود [illegible] عمل
تقلید معاملہ ہے اور حق یہ ہے کہ کامیابی کے لئے یہی سب سے اہم ذریعہ ہے

اس طرح مسلمانوں نے بھی جگہ جگہ دعاؤں کا خاص اہتمام کیا مساجد میں نمازوں کے
بعد اور بعض جگہ خصوصی طور پر آیت کریمہ کے ختم پڑھ کر دعائیں مانگیں حدیث شریف

عظیم پیدا کرنا غایت مناسب نہ ہوگا۔ ان بزرگوں کی ہمت سے اس سلسلہ کار
مالا بالمعروف کو بھی حق تعالیٰ نے دیوبند ہی کی ایک مساجد میں ختم آیت کریمہ کرانے اور ختم
خواجگان کی پابندی کرانے کی توفیق اپنے کرم خاص سے عطا فرمائی، جن لوگوں نے اس پروگرام
میں شرکت کی اور دلسوزی کے ساتھ حصہ لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اجر عظیم عطا فرمائے
آمین۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ حضرت مفکر ملت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ ہماری ملی قیادت
کے آسمان پر اس آفتاب درخشاں کی حیثیت رکھتے ہیں جس سے گھٹا ٹوپ اندھیاروں
میں روشنی اور اجالا نظر آتا تھا،

ان کی فکر و بصیرت کے سامنے اکثر و بیشتر رہنماؤں کی بصیرت ماند پڑ جاتی
تھی، مگر ان کے اخلاق کریمانہ، وسعت ظرف اور ان کے قلب و ذہن کی کشادگی بھی
کسی کو یہ محسوس ہی نہ ہونے دیتی تھی کہ حضرت مفتی صاحب کی نظر میں ان کا مقام و مرتبہ
کس طرح فروتر ہے یہ وہ خصوصیت تھی کہ جس نے ملت کی صفوں میں پھیلے ہوئے
انتشار وافتراق کو ختم کر کے تمام مسلم جماعتوں اور ان کے ذمہ داروں کے درمیان باہمی
یگانگت واخوت اور ایک دوسرے کی پاسداری و برداشت کا وہ جوہر تاباں پیدا کرنے کی
کوشش کی جس نے اختلاف و انشقاق کی ظلمتوں کو آپس کی رواداری و مروّت کی روشنی میں
بدل دیا، اور ملت اسلامیہ کا ایک متحدہ ومشترکہ پلیٹ فارم وجود میں آگیا جو ہزار آندھیوں
اور طوفانوں کے مقابلہ پر قائم رہا۔

آج جبکہ ملت اسلامیہ ہند کو اللہ رب العالمین نے کامیابی وکامرانی سے ہمکنار فرمایا
ہے تو بجا طور پر ملت کا ہر بہی خواہ مسرور و شاداں ہے مگر یہ حقیقت ناقابل انکار
ہے کہ حضرت مفکر ملت نے اتفاق و اتحاد کی جو اسپرٹ پیدا کی اور اس کے لئے جو محنت
اور مخلصانہ جدوجہد فرمائی وہ ہماری ملی تاریخ کا ایک جلی عنوان ہے جو ماضی کی روشنی

سے حال کو سنوارنے اور مستقبل کو تابناک بنانے کا ایک [illegible] جو حضرت
حضرت جیسے سرتاپا اخلاص عالم دین مجاہد اسلامی مفکر اسعد صاحب [illegible]
کے اعلیٰ عمل و تجربہ پر قائم ہے۔

آج اس فتح و کامرانی کے شاندار منظر کی گھڑی میں حضرت مفکر ملت قدس سرہٗ کی [illegible]
بے خلوص تاریخ ساز خدمات کے نقوش تاباں ذہن و فکر افق پر جگمگا رہے ہیں۔

حضرت مفکر ملت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی قدس سرہٗ کو ہم سے رخصت ہوئے
دو سال ہو چکے ہیں۔ ۱۲ رمئی [illegible] کو علم و شریعت، اخلاق و شرافت، فکر و بصیرت،
دانش مندی و بصیرت، تدبر و تفکر کا ایک آفتاب ضوفشاں، ملک و ملت کی قیادت
کے آسمان کا ماہتاب درخشاں غروب ہو گیا تھا جس کی پرنور کرنوں سے گذشتہ سال
تک ملت اسلامیہ ہند کی بے لوث خدمات کی دنیا جگمگاتی رہی اور جس کی مخلصانہ رہنمائی،
علم و حکمت، دین و شریعت، تصنیف و تالیف اور اسلام کی ترویج و اشاعت کی کھیتیوں
کو سیراب کرتی رہی اور ہر قدم پر ملت کی صفوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا قائم کرتی
رہی۔

بلاشک و شبہ حضرت مفتی صاحب رح نے ملت اسلامیہ ہند کے الجھتے بکھرتے
آپس میں الجھتے اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے فرقوں اور باہمی چپقلش اور
اختلافات کی دلدل میں پھنسی ہوئی جماعتوں کو اتحاد و اتفاق کا ایک [illegible]
کے لیے مسلسل لگاتار اور انتھک جد و جہد کی مجلس مشاورت اور مسلم پرسنل لا بورڈ کی
کشتی کو ساحل مراد تک پہونچایا۔

قدرتی طور پر اس موقع پر حضرت مفکر ملت اور دوسرے [illegible] کی یاد
دل کے دروازے سے [illegible] دستک دیتی [illegible] دیتا ہے [illegible] مسلم پرسنل لا کے مسئلہ
میں سب سے پہلے دو ٹوک بے لاگ اور دانشمندانہ [illegible] یہ بات [illegible]

مسلمانوں کے پرسنل لاء میں اس قسم کی تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کی جاسکتی ۔

اب سے پندرہ سولہ سال پہلے حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی قدس سرہ سے ہندوستان ٹائمز کے ایک نمائندہ نے مختلف ملی مسائل پر ایک انٹرویو لیا تھا اس انٹرویو کے دوران پہلی مرتبہ یہ سوال سامنے آیا تھا کہ بوہرہ برادری کے مذہبی معاملات و رسوم کے سلسلہ میں حکومت ـــ تارکنڈے کمیشن ـــ قائم کر رہی ہے۔ جو اس طبقہ کے مذہبی معاملات پر تحقیق و تفتیش کرکے کوئی رائے دے گا، اور فیصلہ کرے گا،

حضرت مفتی صاحب سے انٹرویو لینے والے اس نمائندہ نے سوال کیا کہ اس کمیشن کے سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ حضرت مفتی صاحب نے برجستہ اور صاف و بیباک الفاظ میں فرمایا کہ مسلک و مشرب کا اختلاف چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو مگر یہ بات کسی صورت پسند و برداشت نہیں کی جائے گی کہ مسلم پرسنل لاء میں کسی بھی طریقہ اور کسی بھی عنوان سے مداخلت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی جائے، بعض لوگ اس وقت اس مسئلہ کی نزاکت کو سمجھنے سے قاصر رہے لیکن جلد ہی ان کو اندازہ ہو گیا کہ حضرت مفتی صاحب کی فہم و فراست کو دور اندیشی اور اصابت رائے نے کتنی گہرائی سے مسئلہ کی اہمیت و نزاکت کو بھانپ لیا تھا، اور اس پر سخت احتجاج کیا تھا،

اسی طرح جنوری سنہ ۷۲ء میں حضرت مفتی صاحبؒ نے آل انڈیا ریڈیو پر مسلم پرسنل لا کے موضوع پر دو تقریریں فرمائیں جن میں اس اہم مسئلہ کی تمام تفصیلات کو نہایت دانشمندانہ طریقہ پر ـــ ایک پختہ کار صاحب طرز اور فن خطابت کے ماہر کی حیثیت سے چند سطروں میں سمیٹ کر بیان کرتے ہوئے صاف صاف اعلان فرمایا تھا کہ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوگا ۔

ملت کے سواد اعظم اور علمائے کرام کے بڑے طبقہ، جدید تعلیم یافتہ اصحاب کے

داخلی انتظام کی بات ہے اور چند حقیقی خیال کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ مسلم پرسنل شریعت اسلامی کا اہم جز ہے بلکہ اس کی روح ہے اسے ... کے مسائل کے احکام پر مبنی ہے یہ احکام قطعی ہیں اور دلیل منہا ... گویا کہ کسی انقلاب کے ... ان میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم نہیں ہو سکتی اگر ایسا اقدام کیا جائے گا تو وہ دین و مذہب میں مداخلت بیجا کے ہم معنی ہو گا۔

پھر فرماتے ہیں کہ ــــ صاف بات یہ ہے کہ جہاں تک مسلم پرسنل لاء کے تحفظ کا تعلق ہے اس میں کوئی ایسی راہ (تبدیلی کی) تلاش کرنا ایک جستجوئے ناکام کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ مسلم پرسنل لاء کی وسعتوں کو اس سمندر سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جس کا کنارہ نظر نہ آتا ہو، اس بحر ناپیدا کنار سے چند قطرے یعنی چند گنے چنے مسائل کو لیکر پرسنل لاء میں تبدیلی یا ترمیم کا عنوان دینا مضحکہ خیز تو ہو سکتا ہے حقیقت پر مبنی نہیں ہو سکتا۔

ان چند جملوں میں مسئلہ کی جو روح سامنے آئی ہے اور تاریخ نے جس طرح ان جملوں کی صداقت کی گواہی دی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

اسی طرح مارچ سنہ ۷۲ء میں ہی یہ حضرت مفتی صاحبؒ کا ہی دم، خم فکر و عمل اور جذبہ تھا جس نے دار العلوم دیوبند میں ایک نمائندہ اجتماع مسلم قائدین، علماء، دانشوروں، ماہرین قانون کا منعقد ہوا، خوب یاد ہے کہ اس اجتماع میں حضرت مفتی صاحبؒ نے علمائے کرام کو انکی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے یاد دلایا تھا کہ مسلم پرسنل لاء میں حکومت کی طرف سے کسی ترمیم کو تو ہم برداشت نہ کریں گے لیکن مسلم معاشرہ میں جہل و ناواقفیت کی بنا پر جو مسائل پیش آنے لگے ہیں ان کی اصلاح بھی تو صرف ہماری ہی ذمہ داری ہے۔

دہلی اجتماع ــــ تاریخ ساز عہد آفریں اور مسلمانانِ ہند کی بے بسیات میں ...

[illegible] ملت ہوا تھا — کہ اس کے بعد ان ہی بزرگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء کے مسئلہ پر مسلمانوں کے مختلف مسلکوں اور نقاط نظر رکھنے والے گروہوں جماعتوں کے ذمہ داروں، دینی و علمی اداروں مفکروں، ماہرین قانون اور دیگر اہل فکر اصحاب کا ایک ایسا نمائندہ عظیم کنونشن بمبئی میں منعقد کیا جائے جس میں سب ہی مسلم طبقوں اور جماعتوں کو دعوت دی جائے ،

چنانچہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے یہ اجتماع بمبئی میں منعقد ہوا، حضرت مفتی صاحبؒ اور حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رح، مولانا سید منت اللہ رحمانی مدظلہ نے اپنی سوجھ بوجھ وسعت فکر و قلب، شبانہ روز محنت اور ناقابل فراموش جذبات اخلاص کے ساتھ اس کنونشن کو کامیاب اور موثر ترین بنایا۔ اس کو مسلمانوں کا ایک ایسا مضبوط پائیدار اور مستحکم اتحاد کی حیثیت دینے میں اپنا خون دل و جگر صرف کردیا۔ اور پوری ملت کو جسد واحد کی شکل میں پیش کرکے وہ عظیم کارنامہ انجام دیا جسکو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی ،

اس زمانہ میں اس کنونشن پر ایک معروف اخباری نمائندہ نے یہ تاریخی تبصرہ کیا تھا — کہ ان تین دنوں کی (جب یہ کنونشن بمبئی میں منعقد ہو رہا ہے۔) خصوصیت یہ ہے کہ ہندوستان کا ہر سرکردہ مسلمان ان دنوں میں بمبئی میں موجود ہے —— بہرحال چوپاٹی کے میدان میں پچاس لاکھ انسانوں کا جم غفیر یہ معلوم کرنے کیلئے بے چین تھا کہ اس کے اکابر اور رہنما کیا فیصلہ کرتے ہیں —— اس تاریخ ساز موقع پر حضرت مفتی عتیق الرحمن عثمانی نے اس اجتماع میں جو تقریر کی وہ بھی تاریخ کا ایک شاہکار سمجھی گئی تھی —— حضرت مفتی صاحب نے فرمایا تھا کہ :

در یہ لاکھوں مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس بات کا اعلان کر رہا ہے کہ مسلمان دین و شریعت اور مسلم پرسنل لاء میں کسی قسم کی تبدیلی کو

[illegible] برداشت [illegible] حکومت کے دور دراز [illegible]
[illegible] اس عظیم بے مثال اجتماع عمل کی دھڑکنیں کیا کہہ رہی ہیں

جہاں تک ہمارے پریس ـــ نام و نہاد قومی پریس کا تعلق ہے تو کل صبح آپ دیکھیں گے۔ کہ اس کی کوئی خبر نہیں آئے گی۔ بلکہ اس اجتماع سے الگ ایک بند کمرے میں جو چند آدمی۔ چند نام نہاد مسلمان۔ حمید دلوائی کی ٹولی جو تنگ کریگا پھر اس کی خبر شائع ہوگی۔

حضرت مفتی صاحب نے پورے جوش ایمانی کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ حالات چاہے کچھ ہوں اور ہمیں چاہے کتنی ہی قربانیاں دینی پڑیں لیکن کسی طرح کی کوئی تبدیلی دینی امور میں برداشت نہیں کی جائیگی۔

اس موقع پر کی گئی تقریر میں حضرت مفتی صاحبؒ نے جو کچھ فرمایا تھا وہ کس طرح حرف بحرف صحیح ثابت ہوا۔ اسی طرح قومی پریس کا وہ رویہ جس کی طرف حضرت مفتی صاحب نے ایک پیش گوئی کے طور پر اشارہ کر دیا تھا آج اس کا کردار اسی پرسنل لا کے بارے میں جیسا کچھ رہا ہے وہ اس ملک کی جمہوریت، نیک نامی اور سیکولرزم کے دامن پر ایک سیاہ بدنما اور رسوا کن داغ ہے،

اس تاریخ ساز اجتماع میں حضرت مفتی صاحب نے اپنے دیگر رفقائے گرامی سے ملکر اتحاد ملی کا جو ایک عظیم الشان مرکز قائم کرایا تھا اتحاد کی جو اسپرٹ قائم کر دی تھی اور زندگی کے آخری سانس تک وہ جس طرح مسلمانوں میں، مسلم جماعتوں میں جس طرح اتحاد فکر و عمل کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے حق یہ ہے کہ ان کے انتقال کے بعد مسلمانوں نے جس ملی اتحاد کا ثبوت دیا اور اس مسلم پرسنل لا لیڈر نے جس طرح دانش مندی، بالبصیرت اور ہوش مندی کے ساتھ پرسنل لا کی مہم کو کامیابی کی منزل

ـل ہو چکا اس سے یقیناً حضرت مفکر ملتؒ اور حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب جیسے بزرگوں کی روحیں جنت میں خوشی سے پھولے نہ سما رہی ہوں گی۔

اپنے اسلاف و اکابر کی یاد اور ان کے نقوش قدم اور ان کے افکار و تجربات کی تجلیوں اور ضیا باریوں سے اپنے فکر و شعور اور اعمال و کردار کو منور کرنا اور سینوں کو ان سے معمور کرنا اگر کوئی اہمیت رکھتا ہے اور اگر اس ناقابل انکار سچائی سے بخوبی واقف ہیں کہ جو قوم اپنے بزرگوں، اسلاف کرام اور قومی ہیروؤں کو انکی عظیم الشان خدمات کو بھلا دینے کا جرم عظیم کرتی ہے وہ اس دنیا میں عزت و سرخروئی اور عظمت و سربلندی کے ساتھ زندہ رہنے کے حق سے محروم کر دی جاتی ہے، تو ہم آپ سے پوری دلسوزی و دردمندی کے ساتھ گذارش کریں گے کہ حضرت مفکر ملت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہم اللہ کے لئے ایصال ثواب کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ اور ان کے چھوڑے ہوئے مشن اور تحریکوں کو بڑی سے بڑی قربانی دیکر زندہ و تابندہ رکھنے کی کوشش فرمائیں۔

امید کہ یہ گذارش صدا بصحرا ثابت نہ ہوگی۔